پرچہ نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۸ | مطبوعہ ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے - عـه ۱۲

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک - عـه ۱۲

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی - عـه ۲

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ✦

ایڈیٹوریل

وہ (خدا) چاہتا ہے کہ سارے آدمی نجات پاویں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں کہ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانی ہے - وہ یسوع مسیح ہے ✦ ۱ - تمطاؤس ۲ باب ۴ و ۵ - آیات ✦

اسمیں شک نہیں کہ زمانہ حال میں اکثر آدمی نہ صرف یورپ و امریکہ میں بلکہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں ایسے ملحد و بیدین پائے جاتے ہیں - جو دُنیا میں بے اُمید اور بے خدا ہو کر اپنی زندگی بسر کرتے - اور بالآخر کف افسوس ملتے ہوئے بلاچاری موت کے قبضہ میں ہمیشہ کے لئے پھنس جاتے ہیں - اور ایک ایسے عالم میں جا پہنچتے ہیں جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوتا - اور جہاں کی آگ کبھی نہیں بجھتی اور کیڑا کبھی نہیں مرتا - تاہم دُنیا میں مختلف مذاہب والے کروڑہا کروڑ بنی آدم ہیں جو اس بات کے مُقر اور معتقد ہیں کہ ضرور ایک خدا ہے جو سبھوں کا خالق و مالک ہے - اور جسکی اطاعت و عبادت کرنا سبھوں پر واجب و لازم ہے ✦ وہ یہہ بھی مانتے ہیں کہ خدا عادل و قدوس اور بنی آدم گنہگار و قصوروار ہیں - اور اسی لئے اُنہوں نے اپنی نجات اور حصولِ معافی کے لئے کسی نہ کسی طرح کا ذریعہ اپنے لئے ٹھہرا رکھا ہے ✦ بعض کا خیال ہے کہ اُنکے اعمال حسنہ اُنکی نجات کا کافی ذریعہ ہیں - اور خدا کے ساتھ صلح اور ملاپ حاصل ہونے کے لئے کسی درمیانی کی ضرورت مطلق نہیں ہے ✦ بہتوں نے اعمال نیک کے سوا ایک شفیع یا درمیانی کی ضرورت بھی معلوم کر کے کسی پیر و پیغمبر یا دیوی دیوتا کو اپنی نجات کا وسیلہ - یا شفاعت کرنے والا اور خدا سے ملا دینے والا سمجھ رکھا ہے - اور باوجودیکہ وہ اُن من مانے درمیانیوں اور شفاعت کنندوں کی عام کمزوریوں اور عمدی و سہوی خطاؤں اور تقصیروں سے واقف ہیں - تاہم اُنکی ایسی باتوں کو ترک اولیٰ یا لیلا وغیرہ کہہ کے اُنہیں کی شفاعت اور دستگیری پر اپنی اخروی بہبود و نجات کا بھروسہ کئے ہوئے ہیں ✦ خدا اور انسان کے درمیان ایک شفیع و درمیانی کی ضرورت گنہگار آدمی کے دل میں قدرتی طور پر ایسی جمی ہوئی ہے کہ وہ کسی دلیل و دلایل سے ہرگز مٹ نہیں سکتی - تو بھی بعض آدمی اس خیال میں اپنے کو مطمئن کئے ہوئے ہیں - کہ صرف خدائے واحد کی ہستی کا معتقد ہونا انسان کی نجات کے لئے کافی و وافی ہے - چنانچہ گذشتہ سفر میں ایسا واقع ہوا کہ ہم بمعیت ایک میڈیکل مشنری صاحب کے ایک نوجوان مسیحی لڑکی کو جو قریب المرگ تھی دیکھنے کے لئے اُسکے مکان پر گئے - اور جب ڈاکٹر صاحب موصوف نے دو تین مرتبہ اُس لڑکی کو نام بنام پُکارا تو اُسنے

آنکھیں کھول کے ہم لوگوں کو دیکھا:: ڈاکٹر صاحب نے اُس سے کہا کہ تمہاری دلی حالت اس وقت کیسی ہے؟ کیا تم اپنے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح پر بھروسہ رکھتی ہو کہ وہ تمہیں بچائیگا اور تمہاری مدد کریگا؟ اُسنے باہستگی جواب دیا کہ "ہاں" اور یہہ کہہ کے آنکھیں بند کرلیں:: مریضہ کی حالت سے ظاہر تھا کہ وہ چند گھنٹے کی مہمان ہے:: جب ہم باہر نکلے تو اس لڑکی کا باپ جو ایک صرف نامی مسیحی تھا۔ کہنے لگا۔ صاحب! کون نہیں جانتا کہ ایک پرمیشور ہے۔ اور جب کوئی انسان یہہ جانتا اور مانتا ہے تو بس پھر کیا ضرورت ہے کہ اسکو یہہ کہا جائے کہ۔ کیا تم یسوع مسیح پر بھروسہ رکھتے ہو:: اُس نامی مسیحی کی اس بات کو سنکر ہمیں نہایت افسوس ہوا۔ اور اُسکو بتلایا کہ یہہ جاننا کہ خدا ایک ہے اچھی بات ہے لیکن نجات کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ گنہگار انسان کے لئے ضرور ہے کہ وہ اس امر کا معتقد ہو کہ "خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے"+

نہایت افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ خدا کو واحد جاننا نجات حاصل کرنے کے لئے بس ہے:: یعقوب رسول فرماتا ہے کہ "تو ایمان لاتا ہے کہ خدا ایک ہے اچھا کرتا ہے پر شیاطین بھی یہی مانتے اور تھرتھراتے ہیں" یعقوب ۲-۱۹- پس درحالیکہ شیاطین مانتے اور یقین کرتے ہیں کہ خدا واحد ہے تو بھی انکے لئے یہہ عقیدہ مفید اور نجات بخش نہیں ٹھہر سکتا:: ہم ان لوگوں کی حالت پر افسوس کرتے ہیں جو اس بات پر بھروسہ کئے بیٹھے ہیں کہ جو کوئی کہیگا کہ لا الہ الا اللہ وہ داخل جنت ہوگا:: ہاں یہہ ضرور ہے کہ خدائے قدوس اور گنہگار آدمیوں کے بیچ میں جو شخص شفیع اور درمیانی ہو وہ کامل اور پاک انسان ہو:: خداوند مسیح نے یہودیوں سے فرمایا کہ "تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھ پر بھی ایمان لاؤ"۔ اسی لئے آیات عنوان میں پولوس رسول نے فرمایا کہ "وہ چاہتا ہے کہ سب آدمی نجات پاویں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں کہ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے" پس جو شخص خدا کو واحد جاننا اپنی نجات کے لئے کافی سمجھے۔ اور خداوند یسوع مسیح کو درمیانی نہ جانے وہ اپنے کو فریب دیتا ہے+

کیفیت سفر

شہر جیپور نہ صرف راجپوتانہ میں بلکہ تمام ہندوستان میں بلحاظ ترتیب عمارات اور سڑکوں اور بازاروں کے واقعی ایک نہایت عمدہ اور بینظیر شہر ہے۔ اور ہندوستان کا پیرس جو لوگ اسکو کہتے ہیں کچھ مبالغہ نہیں۔ بلکہ درحقیقت ایسا ہی ہے:: سڑکیں جو بازاروں کے درمیان ہیں ایسی عمدگی کے ساتھ بنی ہیں کہ بیچ میں کنکر کی ماہی پشت صاف اور ستھری سڑک ہے جو صرف گاڑیوں اور گھوڑوں کے چلنے کے لئے مخصوص ہے۔ اور اسکے ہر دو جانب سنگین خوبصورت اور وسیع سڑکیں ہیں۔ جنپر پیدل آدمی بکثرت بآرام تمام چلتے پھرتے ہیں:: کنکر کی سڑکوں پر صبح و شام چھڑکاؤ ہوتا ہے اور بڑی خوشنما نظر آتی ہیں:: بازار میں دو طرفہ چہار منزلہ پنج منزلہ نہایت خوبصورت اور نفیس عمارتیں ہیں جو گویا کاغذ کی بنا کے کھڑی کردی ہیں — اور ہر ایک عمارت میں طرح طرح کی خوبصورت جالیاں و چھجیاں اور نفیس و خوش قطع جھروکے ہیں:: ہر ایک بازار کی عمارتیں دوکان زیریں سے لیکر بالاخانوں تک یکرنگ ہیں مثلاً سانگانیر دروازہ سے شروع ہوکے تمام جوہری بازار کی عمارات قرمزی رنگ سے رنگی ہوئی ہیں۔ تو چوک سے چاندپول تک رنگ سبز رنگین ہیں:: تمام بازاروں اور سڑکوں میں سرِ شام سے گیس کی لالٹینیں روشن رہتی ہیں اور جابجا پانی کے نل لگے ہوئے ہیں جنسے شہر کے خاص و عام بلاتکلف آب صاف و شیریں کام میں لاتے ہیں:: سانگانیر دروازہ کے باہر لب سڑک میو ہاسپٹل اور لارڈ میو مرحوم کی سنگی تصویر ہے۔ اور یہیں سے رامنواس باغ جو نہایت سرسبز و شاداب اور مختلف اقسام و الوان کے بوٹوں اور پھولوں سے آراستہ و پیراستہ ہے شروع ہوتا ہے۔ اور اجمیری دروازہ تک وسیع ہے:: بیچ میں البرٹ ہال جو ایک نہایت خوش قطع اور نفیس عمارت ہے۔ اور موزیم جسمیں دنیا کی عجیب و غریب اشیا بالقرینہ لگی ہوئی ہیں موجود ہے:: البرٹ ہال کے درمیانی وسیع کمرہ میں دیواروں پر جو وہ رنگین تصویریں مہاراجگان جیپور کی بکمال صنعت مصوری منقوش ہیں:: یہہ سب کچھ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے:: لیکن یہہ کہنے سے بھی ہم درگذر نامناسب نہیں سمجھتے کہ اگرچہ جیپور کی عمارات اور بازار کی سڑکیں نہایت نفیس اور صاف و ستھری ہیں۔ مگر شہر کے گلی کوچے از حد غلیظ اور میلے و پُر عفونت ہیں۔ اور باشندگان شہر بھی خوش لباس و خوش قماش نہیں ہیں:: جیپور کی تعریف میں ایک سیاح نے درست کہا ہے کہ "کابک نہایت عمدہ ہے مگر کبوتر جنگلی ہیں"+

اس شہر میں جو گویا بت پرستی کا ایک مستحکم و محصور قلعہ ہے۔ اور ریاستہائے راجپوتانہ میں اول درجہ کی ریاست ہے اولاً مشن قایم ہوا:: ہمیں یاد ہے کہ ۱۸۶۴ء میں نصیرآباد کے مرحوم مشنری ولیم مارٹن نے سفر کشمیر کے وقت جیپور میں مقام کرکے زیر ہوا محل چوک میں جبوقت انجیل کی منادی کررہے تھے۔ اور ایک جم غفیر تعجب و حیرانی کے ساتھ انکے کلام کو ایک نئی اور انوکھی بات جانکر سن رہا تھا۔ آپنے فرمایا کہ "میں تو مسافر ہوں اور آج یہہ زندگی بخش کلام تمہیں سنائے جاتا ہوں۔ لیکن اسی کلام کی منادی کرنیوالے اَور لوگ اس شہر میں آئینگے۔ اور انجیلی بشارت کا کام اس

شہر میں جاری ہوگا۔ کیونکہ ہم مسیحی لوگ جس کام کو ہاتھ لگاتے ہیں اسکو بغیر انجام دئے ہرگز نہیں چھوڑتے"۔ تھوڑے برس بعد ڈاکٹر۔ جی۔ ایس۔ والنٹین صاحب ایک عجیب الٰہی انتظام کے ساتھ وارد جیپور ہوئے جنہیں مہاراجہ سوائی رام سنگھ آنجہانی نے اپنا ہیڈ ڈاکٹر مقرر کیا۔ اور صاحب موصوف نے درباری خدمت ڈاکٹری کے علاوہ بطور خود مشن کا کام شروع کیا۔ اور مسیحی کلیسیا کی بنیاد ڈالی۔ جوہری بازار میں بک شاپ کھولی گئی۔ انجیلی منادی شروع ہوئی۔ اور ایک کرایہ کے مکان میں سکول جاری کیا گیا۔ دربار کی طرف سے ایک قطعہ زمین مشن ہوس کی تعمیر کے لئے مرحمت ہوا جسمیں ایک خوبصورت کوٹھی برائے سکونت مشنری باہتمام صاحب انجنیر تعمیر ہوئی۔ اور مشن بورڈ کیطرف سے پادری جان ٹریل صاحب جو اسوقت یہاں خداوند کی خدمت نہایت مستعدی و سرگرمی کے ساتھ کررہے ہیں بھیجے گئے۔ اور یوں مستقل اور باضابطہ طور پر مشن کا کام جاری ہوا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پادری جارج بنکلش صاحب ایم۔ اے (جو فی الحال رخصت پر ولایت کو تشریف لے گئے ہیں) وارد جیپور ہوئے۔ اور مشن شاف المضاعف ہوگیا۔ جیپور میں مشن کا کام استقلال و اُمید کے ساتھ چل رہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مشن سکول اور گرجا کے لئے ابتک کوئی زمین دستیاب نہ ہوئی۔ لیکن اُمید ہے کہ عنقریب سب مشکلات حل ہو جاینگی۔ اور عبادتخانہ و مشن سکول تعمیر ہونگے۔ فی الحال مشن سکول ایک کرایہ کی حویلی میں جاری ہے جسمیں مختلف اقوام کے ۲۳۵ لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ دس لڑکے انٹرنس کلاس میں پڑھتے ہیں۔ اور منجملہ نمبر طلباء ۱۸ لڑکے عیسائی ہیں۔ بھنسر جوئیس آرمن ہیڈماسٹر مشن سکول جو ایک تجربہ کار و ذی لیاقت مسیحی ہیں۔ بتوجہ و مستعدی تمام اپنے کام کو انجام دیتے ہیں۔ اور یقین ہے کہ انکی معلمانہ محنت کے نتایج عمدہ ظہور میں آئینگے۔ پادری جان ٹریل صاحب اپنی پُرزور و موثر منادی انجیل۔ اور ہوس ٹو ہوس وزٹنگ۔ اور بیرونجات کے دورہ میں مشغول و مصروف رہ کے روز و شب اپنا تمام وقت صرف کرتے۔ اور شہر کے جملہ اُمرا و غربا آپ کو عزت و تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اکثر رؤسا شہر مشن ہوس میں آکے اُنسے مشرف بملاقات ہوتے اور مذہبی باتیں کرتے اور سنتے ہیں۔ دیسی کارگذاروں میں پنڈت بہاری لال صاحب کیٹکسٹ۔ اور بابو ہرشنکر صاحب لائسنشئیٹ منادی انجیل میں ٹریل صاحب کے مددگار ہیں۔ اور کتب فروش دکالپور شیر لوگ اپنا کام بدیانت انجام دیتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں انجیلی خدمت گذاروں کا موجودہ شاف بمقابلہ اس عظیم الشان شہر کی کثرت آبادی اور وسعت کے بہت ہی کم ہے۔ کیونکہ جیپور کی آبادی تین لاکھ سے کچھہ ہی کم ہوگی۔ پس ایک ایسے بڑے شہر میں کم سے کم چار مشنری اور بیس لایق و فایق دیسی واعظ ضرور ہونے چاہئیں اگرچہ یہہ بھی بہت کم ہیں۔ مگر سوال یہہ ہے کہ ایسے کارگذار کیونکر ہم پہنچ سکتے ہیں۔ تو یہی جواب ہوگا۔ کہ فصل کے مالک کی منت کی جائے کہ وہ لایق اور محنتی مزدوروں کو اپنی فصل میں درو کرنے کے لئے بھیجے کیونکہ فصل بہت ہے۔ پر مزدور تھوڑے ہیں۔ زنانہ مشنری کام بھی یہاں ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اُسکی کیفیت سے ہم کو کچھہ آگاہی حاصل نہ ہوئی۔ لہٰذا اُسکی نسبت کچھہ نہیں لکھہ سکتے۔

غور طلب

دیکھہ تین برس سے میں آکے اس انجیر کا پھل ڈھونڈھتا ہوں پر نہیں پاتا اُسے کاٹ ڈال کاہیکو زمین روکی ہے اُسنے جواب میں اُسے کہا اے خداوند اس سال اور اسے رہنے دے کہ اُسکے گرد تھالا کھودوں اور کھاد ڈالوں شاید کہ پھلے نہیں تو بعد اسکے کاٹ ڈالیو۔ لوقا ۱۳ باب

مراسلات

نور افشاں کی حالت

فرہاد جنوں اور ہے بلبل کی فغاں اور
صحرا کی زباں اور ہے گلشن کی زباں اور

اس عنوان کا ایک مضمون جو نور افشاں نمبر ۴۳ جلد ۱۹ مطبوعہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کے پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ اسکی نسبت ایک دوست یوں تحریر فرماتے ہیں "آپ نے جو نور افشاں کا دوسرے اخبارات کے ساتھ مقابلہ کیا۔ تو یہہ کیوں نہیں بتایا۔ کہ نور افشاں میں میونسپل کمیٹی کی کارروائی بالکل فضول شایع ہوتی ہے۔ اس سے پبلک کوئی فایدہ نہیں اُٹھا سکتی کسی دوسرے اخبار میں ایسی کارروائی کبھی درج نہیں ہوتی اور کونسے اخبار نور افشاں کی مخالفت کرتے ہیں؟ ۔ ہاں البتہ اتنا تو ہوتا ہے۔ کہ جب نور افشاں کسی کے مذہبی عقاید کے خلاف کچھہ خامہ فرسائی کرتا ہے۔ تب تو ضرور کچھہ نہ کچھہ دوسرے اخبار بھی اسکی نسبت لکھتے ہیں۔ اسکو مخالفت نہیں۔ بلکہ جواب کہنا چاہیے"۔ میری دانست میں وہ صاحب اس تحریر کو نور افشاں ہی میں درج کراتے۔ تو شاید اور کوئی صاحب اُنکو جواب دینے پر آمادہ ہو جاتے۔ مگر جب اُنہوں نے مجھی کو لکھا تو لازم آیا کہ بذریعہ اخبار میں ہی اُنکی تحریر کا جواب دوں۔ میرے خیال میں آپکو اخبار دیکھنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کبھی آپ ایسا نازک اعتراض میونسپل کمیٹی کی کارروائی کی نسبت نہ کرتے۔ کیا دوسرے اخباروں میں حکیم صاحب کی عجیب و غریب گوئیاں ۔

ہالوے صاحب کا مرہم - فلک سیر کی گولیاں - کاکس صاحب کا کلوروڈین - حب آتشک - کحل الجواہر - تھان کا ملائی - سرمہ - مستی وغیرہ اشیا کے اشتہار برسوں سے متواتر نہیں چھپتے ؟ - میری نظر سے تو ہر ہفتہ گذرتے ہیں - اور ایسے اشتہاروں سے لوگوں کا بہت نقصان ہوتا ہے - کیونکہ جب وہ انہیں سے کسی چیز کو منگاتے ہیں - اور حسب ہدایت استعمال کرتے ہیں - اور جب فایدہ نظر نہیں آتا - تو مشتہر اور اخبار والے دونوں ہی کو گالیاں دیتے سنا ہے ،، کیا ایسے اشتہاروں کو آپ پبلک کے لئے مفید سمجھتے ہیں ؟ -

ہم خود چاہتے ہیں کہ نور افشاں سے کارروائی کمیٹی نکل جائے اور اسکی جگہہ عمدہ مضامین اور خبریں درج ہوا کریں - لیکن ساتھ ہی اسکے زیادہ خریداروں کا ہم پہنچنا ضرور ہے - کیونکہ جو روپیہ نور افشاں کی مدد کیواسطے کارروائی کمیٹی کے درج ہونے سے وصول ہوتا - اُسکی کسر خریداروں میں نکل جانا چاہئے ،، کارروائی کمیٹی کے درج ہونے سے اتنا فایدہ تو ضرور ہوتا ہوگا - کہ ایک شہر کے منتخب اور چیدہ لوگوں کی رائے - جو شہر کے باقی لوگوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے ہوتی ہے معلوم ہوتی رہتی ہے - لیکن ڈیم صاحب کی گولیوں اور ہالوے صاحب کے مرہم سے کوئی فایدہ نظر نہیں آتا ؛

دوئم - کہ "کونسے اخبار نور افشاں کی مخالفت کرتے ہیں" ؟ اس سے یہہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے - کہ میرے نازک خیال دوست نور افشاں کو بھی اچھی طرح نہیں پڑھتے ،، اگر وہ ملاحظہ کرتے ہوتے تو معلوم ہو جاتا کہ پہلے چھیڑ کسکی طرف سے ہوتی ہے - اور کون تعصب اور کون سچائی سے کام لیتا ہے - لیجئے تین اخباروں کے نام ذیل میں درج کئے دیتا ہوں - جو خاص اسی غرض سے شایع ہوتے تھے - کہ نور افشاں کو مُردہ اور تاریک دلوں میں نور چمکانے سے روکیں - مگر وہ خود تو عدم کو پہنچ گئے - اور نور افشاں اُسی چمک دمک سے ہندوستان کے لوگوں کو نور میں چلانے کی کوشش کرنے کے لئے موجود ہے ،، انکے نام یہہ ہیں - مہر درخشاں - نصرت الاخبار - منشور محمدی - مہر درخشاں کے ہر نمبر کے شروع میں یہہ شعر لکھا رہتا تھا

شعر

کہیں شایع ہوا مہر درخشاں
بجھی صاف آہ شمع نور افشاں

یہہ تینوں اخبار تو خاص اسی غرض سے شایع ہوا کرتے تھے اور دوسرے اخبارات وقتاً فوقتاً اسکی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں ،، مگر ہاں جب سے حضرت سفیر نے اسکی ایڈیٹری اپنے ہاتھ میں لی تب سے ہم نے یہہ دیکھا - کہ دوسرے اخبار اسکو معزز ہمعصر نور افشاں کے نام سے پکارنے لگے - ورنہ پیشتر اسکے کوئی تو نار افشاں - اور کوئی کراتی اخبار کے نام سے پکارا کرتے تھے ،، یہہ باتیں اُمید دلاتی ہیں کہ رفتہ رفتہ لوگ ہر طرح کی مخالفت سے باز آئینگے - اور اُسکے نور کی کرنوں کو اپنے تاریک دلوں میں آنے کے لئے جگہہ دینگے ؛

ایک تھوڑی سی بات نور افشاں کی حالت کے متعلق مجھے اور عرض کرنی ہے - وہ یہہ ہے کہ جب مسیحی احباب سے اسکی خریداری کی نسبت کہا جاتا ہے - تو اکثر یہہ جواب ملتا ہے - کہ ہم فلاں شخص سے مانگ کر پڑھ لیتے ہیں - یہہ ایک بہت بڑا عیب ہے ،، ولایت میں مانگ کر اخبار پڑھنے کو بہت بھاری عیب گنا جاتا ہے - اور اسطرح وہ لوگ جو مانگ کر اخبار کو پڑھتے ہیں - اپنے آپ کو دوسروں کی نظر میں حقیر اور ناچیز ٹھہراتے ہیں ،، ہاں اگر وہ قیمت ادا کرنے کے لائق نہوں تو امر ناچاری ہے - لیکن جب تنخواہ معقول پاتے ہیں - تو کیوں مانگ کر پڑھیں ؟ اور اگر مانگ کر پڑھا بھی تو اُسی وقت فایدہ اُٹھا سکتے ہیں - کیونکہ وہ دوسرے کے اخبار کا فایل اپنے پاس نہیں رکھ سکتے جسکا رکھنا نہایت ضروری ہے *

آخر میں ہم ایڈیٹر صاحب سے یہہ التماس کرتے ہیں کہ اگر سال آیندہ سے نور افشاں کے ۱۶ صفحہ ہوں تو قیمت معہ محصولڈاک ے [illegible] سے زیادہ نہ رکھی جائے کیونکہ شاید بعض لوگوں کو بھاری معلوم ہو ؛

راقم - احمد شاہ از زنلام

حیدرآبادی فطرت اللہ کے اہم مسئلہ کا مختصر جواب

ڈیر ایڈیٹر

نور افشاں ۱۲ نومبر کے پرچہ میں کسی فطرت اللہ صاحب نے ایک نہایت مشکل اور ضروری بھی مسئلہ پیش کیا ہے - جس کا جواب خاص خاص بزرگوں سے طلب کیا ہے - اس فہرست میں خاکسار کا نام بھی رکھدیا ہے - اس نالایق کا نام اُن بزرگوں کے سلسلہ میں زیب نہیں دیتا نہ معلوم کیوں فطرت اللہ نے ایسا کیا - شاید وہ مجھ سے ناواقف ہیں - صرف نام سُنا ہوگا - نام تو آپ جانتے ہیں کہ

"آوازۂ دہل ہے خوش آیندہ دور کا"

صرف اس خیال سے کہ مجھے پیارے حسام الدین کا بجائی قرار دیا ہے جو میرے فخر کا باعث ہے - انکی خاطر بجواب ذیل یہہ چند سطریں لکھتا ہوں - مجھے یقین ہے - کہ باقی بزرگ

---

* ہم اپنے معزز ناظرین سے یہہ التماس و درخواست کرتے ہیں کہ وہ یکم جنوری ۱۹۰۲ء سے نور افشاں کا فیل اپنے پاس ضرور رکھیں فیل رکھنے کے فواید محتاج بیان نہیں ہیں ؛ ایڈیٹر

---

* پہلے اس امر کا ذکر ہو چکا ہے کہ اگر نور افشاں کے ۱۶ صفحے ہو جائے تو قیمت میں روپیہ آٹھ آنہ سے کم نہیں ہو سکیگی - اور یہہ زیادہ نہیں ہے ؛ ایڈیٹر

اسپر مفصل اور مشرح لکھینگے ✣

فطرت اللہ صاحب کے اعتراض کی صورت دوسرے الفاظ میں یوں ہو کہ درحالیکہ کلام اللہ و روح اللہ کروڑوں دلوں پر اپنا اثر دکھاکے انکو موثر اور بامراد کرتے ہیں۔ تو فرعون اور یہوداسکریوطی جیسے کیوں نامراد رہے کہ انہیں اثر نہ ہوا ✣

اولاً۔ یہہ اعتراض کچھ ایسا نہیں کہ اُسکا جواب چند الفاظ میں ادا ہو جائے۔ یہہ بڑے غور و فکر و خوض کا محل ہو۔ لہٰذا میں اپنے خیالات کا لُب لباب ذیل کی چند سطروں میں ادا کرتا ہوں۔ اگر ہو جائے۔ الف یہہ اعتراض ایک سخت مشکل کا سامنا ہو۔ جسمیں یہہ خیال ہو کہ کیونکر اور کسطرح خداوند تعالیٰ فعل مختار انسان پر حکومت کرتا۔ اور اُنکے افعال کو اپنی مرضی کے تابع کرتا۔ جسمیں تقدیر۔ ارادہ۔ اور علم کا بیان ہو۔ جس کا جواب کوئی بشر نہیں دیسکتا۔ اور اس مختصر میں ان مشکلات کی گنجایش کہاں۔ ب مگر کلام اللہ (جسکو فطرت اللہ صاحب بھی مانتے ہیں) ہمکو سکھلاتا ہو کہ انسان کے کل افعال الٰہی حکومت میں ہیں۔ اور اُنکا وقوع اُسکی اجازت سے۔ وہ انسان کو اسکے بد افعال میں اسقدر چھوڑ دیتا ہو۔ جس سے اسکا نیک ارادہ ایسا پورا ہو۔ کہ اسمیں الٰہی مرضی کا ظہور نظر آوے دیکھو ا تواریخ $\frac{۱۰}{۱۳و۱۴}$ حالانکہ ساؤل نے اپنے آپ کو مارا۔ تاہم خدا نے ساؤل کو مارا۔ نیز مکاشفات $\frac{۱۷}{۱۷}$ خدا اپنا ازلی ارادہ پورا کرنیکو اقوام کے دلوں کو پھرا دیتا ہو ✣

ثانیاً۔ اگرچہ یہہ صورت ہو۔ تاہم انسان کی شرارت خدا سے محدود کیجاتی ہو۔ جیسا کہ ۲ سلاطین $\frac{۱۹}{۲۸}$ میں شاہ اسور سنحریب کی بابت مرقوم ہو ✣

ثالثاً۔ چونکہ اکثر شریروں کی شرارت سے خدا کا نیک ارادہ پورا ہوتا۔ اور نیکی ظہور میں آتی ہو۔ اسلئے وہ کلام سحر نظام اور روح اللہ سے موثر نہیں ہوتے۔ چنانچہ یوسف کے بھائیوں کی شرارت۔ فرعون کی گردن کشی۔ کنعان پر غیر اقوام کے حملے۔ مسیح کا مصلوب ہونا۔ اقوام میں فساد اور جنگ و جدل کا برپا ہونا۔ یہہ سب کچھ ہوا اور نیز ایسا ہوتا ہو کہ اُس دانا اور رحیم خدائے قادر کا ارادہ پورا ہووے ✣

رابعاً۔ خدا کی یہہ جا طاقت ایک تاثیر ہو جس سے ہر ایک کو اپنی ذات کے مطابق فعل کرنے کی طاقت بخشی جاتی ہو۔ اسکو آپ آفتاب کی گرمی کی مانند سمجھیں جسکی تاثیر مختلف اشیاء پر مختلف طور پر ہو۔ آفتاب کی ایکہی کرن سے موم تو نرم ہوتا ہو۔ اور مٹی سخت ہوتی ہو۔ گل بیج اُگتے ہیں۔ مگر جو سے جو۔ گیہوں سے گیہوں۔ یہہ آفتاب کی کرن کی تاثیر نہیں۔ مگر اپنی اپنی ذات پر منحصر ہو۔ پس تاثیر جو نکلتی یا فعل جو ہوتا ہو۔ وہ خدا پر دلالت نہیں کرتا مگر دیم سبب پر۔ آگ کا جلنا آگ ہی کی تاثیر ہو۔ سبب اول یعنی خدا کی نہیں۔ چاند سے جو جوار بھاٹا کی لہر نکلتی اور جہاز سے ٹکراتی ہو۔ سو چاند کی تاثیر نہیں۔ بلکہ لہر کی۔ الٰہی موثر طاقتیں کل پر یکساں تاثیر نہیں۔ جبکہ جوہری اسباب میں خدا کا فضل ظاہر ہوتا ہو۔ تو اُسکی راہ اَور ہو۔ نیک افعال پر اَور بد پر اَور۔ فطرت میں اور فضل میں اور ✣

خامساً۔ الٰہی تاثیرات میں کیوں اسقدر ظاہر اختلاف ہو کہ ایک تو اُس تاثیر سے موثر ہو کر ملک سیرت ہوتا ہو۔ دوسرا شیطان۔ آتھم صاحب اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ وجہ یہہ ہو کہ خدا نے اپنی پیش بینی سے معلوم کر لیا کہ کون ایمان لاویگا۔ اور ایمان پر قایم رہیگا۔ اور کون نہیں۔ اگر یہہ پوچھا جاوے کہ اسکی کیا وجہ ہو کہ ایک ایمان لاتا ہو اور دوسرا نہیں۔ کیا کوئی خدا کے فضل سے موثر ہوتا ہو۔ اور کوئی نہیں؟ بجواب اسکے معلوم ہو کہ یہہ باعث نہیں ہو۔ بلکہ اسے یوں سمجھنا چاہیے کہ اس فضل کو جو سب کے سامنے رکھا گیا۔ بعض رد کرتے ہیں۔ اور بعض قبول۔ یہی وجہ ہو کہ فرعون اور یہوداسکریوطی پر الٰہی راز نہ کھلے کہ انہوں نے اس فضل کو رد کر دیا۔ اور مردود ہوئے ✣

سادساً۔ ایک مسیحی فلاسفر دستی صاحب کہتے ہیں کہ کوئی شخص دُنیا میں ایسا نہیں۔ جو بدی سے روکنے والا فضل نہیں رکھتا۔ اور کہ فضل کا ہر ایک درجہ زندگی کا ایک درجہ ہو ✣

عنایت ایزدی سے ہر ایک بشر کو از راہ فوق العادت آزاد مرضی کا ایک پیمانہ بخشا گیا ہو۔ اسکے ساتھ وہ فوق العادت روشنی بھی جس سے ہر انسان جو دنیا میں آتا ہو۔ منور ہوتا ہو مگر اُلو اور چمگادڑ کی جنس اُس نور کو پسند نہیں کرتی۔ بلکہ دن کے اندھیرے سے اُنکا جی گھبراتا ہو۔ اور رات کا نور انہیں بھاتا ہو جو درحقیقت تاریکی ہو۔ یہی وجہ ہوئی کہ حقیقی نور سے یہودا منور نہ ہوا۔ اور فرعون طور سینا کے ہیرو کے کلام کا شنوا نہ ہوا ✣

راقم مسٹر حسام الدین کا بھائی
رحمت مسیح واعظ

جوش

ہمنے اپنے پچھلے آرٹیکل میں عرض کیا تھا۔ کہ ارادہ کی پختگی کے لئے کئی ایک چیزوں کی ضرورت ہو۔ اور اُسی آرٹیکل میں کسی قدر یہہ بھی دکھلا دیا تھا۔ کہ اُن چیزوں میں سے ایک ہمت ہو۔ اب ہم ایک اور چیز کا جو ارادہ کو قائم رکھنے اور عمل میں لانے کے لئے نہایت ضروری ہو۔ تھوڑا سا ذکر کرینگے اور وہ۔ جوش ہو۔ کسی کام کا ارادہ کرنا۔ اور اُسکے واسطے رنج و آلام کے مقابلے کو تیار رہنا۔ ارادے کو فعل میں لانے کے لئے کافی نہیں ؏ اگرچہ لوہے کے گولے کی سطح نرم اور ملائم ہونے کے سبب سے رگڑ سے بالکل خالی۔ اور حرکت کرنیکے زیادہ قابل ہوتی ہو۔ لیکن تاہم اُس گولے میں یہہ قدرت نہیں ہوتی کہ ایک جگہ سے ہلکر دوسری جگہ جا رہے

وہ اپنی جگہ سے تب ہی سرکیگا جبکہ کوئی اور قوت اُس کو سرکائیگی۔ پانوں کے ساتھہ ذراسی ٹھوکر۔ یا ہاتھہ کے ساتھہ ہلکا سا دھکا اگر مل جائے۔ تو پھر ضرور کہیں کا کہیں چلا جائیگا۔ اسیطرح جسوقت جوش اپنی قوت سے ارادے کو دھکیلتا ہے۔ تو ارادہ خیال سے سرک کر عمل کی طرف آجاتا ہے۔ اس موقع پر ہمیں ریل کی کارگذاری یاد آتی ہے۔ آپ ذراسی تکلیف سے کوئی دو تین منٹ کے لئے ایک قیاسی ریلوے پلٹ فارم پر کھڑے ہو کر ایک ایسی ٹرین نظر سے گذاریں جسکی ساری گاڑیاں نئی۔ اور ایک دوسری کے ساتھہ قاعدے کے مطابق پیوستہ ہوں۔ اور اُن میں ایک عمدہ مضبوط انجن بھی لگا ہو۔ مگر ایسے انجن میں بھاپ نہ ہو۔ یقین ہے ہمارے اخبار کے ساتھہ ہی یہہ نقشہ سب صاحبان کی آنکھوں کے سامنے جم گیا ہوگا۔ اب چاہے آپ ہماری التماس کے موافق وہاں دو منٹ کھڑے ہوں۔ چاہے اُسی جگہ سال اور صدیاں گذار دیں۔ لیکن ایک بات آپ دیکھینگے کہ وہ ٹرین ہمیشہ اُسی جگہہ پر کھڑی رہیگی۔ اُسکی گاڑیاں دیکھنے میں ثابت اور درست نظر آتی ہیں انجن میں بھی کسیطرح کا نقص نہیں۔ سب کچھہ اپنے اپنے موقع پر ٹھیک ہے پھر یہہ ٹرین چلتی کیوں نہیں؟ اس لئے کہ حرکت میں لانیوالی قوت اُس میں موجود نہیں۔ انجن کی عجیب ساخت۔ اُسکی نادر باریکیاں اُس کی بڑی بڑی خوبیاں۔ گو اپنی اپنی جگہ کاریگر کی صنعت کے گیت گارہی ہیں۔ مگر اُن میں یہہ قدرت نہیں۔ کہ انجن کو ایک جگہ سے دوسری جگہ سرکادیں۔ یہہ قدرت بھاپ ہی میں ہے۔ اسی طرح ارادہ کو عمل میں لانے والی قوت جوش ہے لیکن یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب کسی بات کا ارادہ دل میں آتا ہے۔ تو اُسکے ساتھہ ہی یہہ قوت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔ بلکہ اِسکا ظہور ارادہ کی لذت کے ساتھہ ایک نسبت رکھتا ہے۔ یعنے جتنا کوئی کام دلچسپ اور نفس کو پسند ہوگا۔ اُسی نسبت سے یہہ وصف بھی موجود ہوگا۔ چنانچہ انسان کا تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ جس کام میں نفس کو لذت کی زیادہ توقع ہوتی ہے۔ دل کا جوش اُسکو انجام دینے میں تند بنا گھوڑے کیطرح گمٹٹ چال چلتا ہے۔ دائیں بائیں پس و پیش کا کچھہ لحاظ نہیں کرتا۔ پر افسوس یہہ ہے کہ نفس کو اکثر بلکہ ہمیشہ لطف بُرے کاموں سے حاصل ہوتا ہے۔ پس جوش ایکطرح سب سے عمدہ اور ایکطرح سب سے بُری چیز ہے اگر وہ قابو میں ہو۔ اور اُسکا رُخ درست۔ تو نتیجہ نیک برآمد ہوگا۔ اور اگر اُسکا رُخ نادرست۔ اور عنان دل تصرف سے باہر ہو۔ تو نقصان برپا ہوگا۔ مثلاً اگر انجن کو ٹوٹی ہوئی لائن پر کھڑا کردیں اور درجہ اوّل تک بھاپ سے بھر کر چھوڑ دیں۔ تو سیکڑوں سواروں کو اس ٹرین سے گر کر موت کے ٹرین پر سوار ہونا پڑیگا پس بھاپ سے کام لینے کو دو باتیں ہونی چاہئیں۔ ایک یہہ کہ ریلوے لائن پختہ ہو اور دوسری یہہ۔ کہ انجن کی قوت ضبط سے باہر نہ ہو۔ یا یوں کہیں کہ لائن درست ہو اور ڈرائیور دانا ہو۔ اور جب یہہ دونوں چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔ تو ٹرین ایک سٹیشن سے دوسرے تک اور دوسرے سے تیسرے تک آتی۔ اور انجام کار صحیح و سلامت اپنے منزل مقصود تک پہنچ جاتی ہے۔ راستے میں بہت سے دریا لہریں مارتے۔ تلاطم اور طغیانی کی تندی دکھاتے۔ اپنے شور سے ریل کے غل کو شاتے ہوئے آتے ہیں۔ ہزاروں دشت و ویرانے قسم قسم کے خون آشام آدم خور درندوں سے بھرے ہوئے ملتے ہیں۔ لیکن انجن کی پرزور بھاپ درست راستے پر چلکر۔ اور ڈرائیور کے تابع رہکر ان تمام مشکلات پر غالب آتی۔ اور ٹرین اور ٹرین کے ساکنوں کو بحفاظت تمام انکی جگہہ پر پہنچا دیتی ہے۔ اسیطرح انسان کے کاروبار میں جو جوش ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے لئے بھی دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ ایک دانائی جو مثل ڈرائیور کے ہے۔ اور ایک صحت غرض جو مثل جادۂ مستقیم کے ہے۔ جس کام کو انجام و بناء نظر ہوا گر وہ صحیح۔ اور اُسکو کرنیوالا حکمت سے بہرہ ور۔ اور اِن دونوں خوبیوں کی رفتار قوت جوش پر منحصر ہو۔ تو نتیجہ ضرور نیک ہوگا۔ بیشک اس بڑے بھاری کام کے سفر میں ہزاروں قسم کی صعوبتیں پیش آئینگی۔ جگہہ جگہہ ایسے سٹیشن ملینگے جہاں کے باشندے ہماری طبیعت اور ہماری خصلت کے موافق نہ ہوں۔ اور شاید اُن کے ہاتھوں طرح طرح کی عقوبت بھی اُٹھانی پڑے۔ لیکن یہہ عقوبت اس سریع الزوال ڈر کیطرح معدوم ہوجائیگی۔ جو پُل پر سے گذرتے وقت سواریوں کے دلوں میں پیدا ہوتا کہ اب ڈوبے تب ڈوبے۔ مگر جونہیں دریا عبور ہوا فوراً فرار ہوجاتا ہے۔ مگر جہاں جوش نہیں وہاں تو چھوٹی چھوٹی تکلیفیں بھی پہاڑ نظر آتی ہیں۔ اس موقع پر ہمیں سعدی کی وہ حکایت یاد آتی ہے۔ جسمیں ایک عجمی غلام کا ذکر ہے۔ جو بادشاہ کے ساتھہ دریا کی سیر کو گیا۔ بادشاہ دریا کا تماشا دیکھنے کے شوق سے پُر۔ اور اسکا دل کشتی کی پختگی۔ اور ملاح کی دانائی سے مطمئن تھا۔ لیکن یہہ غلام اس خوف کے مارے کہ مبادا ڈوب جاؤں۔ نہ صرف خود ہی ڈر ڈر مرتا تھا۔ بلکہ اَوروں کے عیش کو بھی منغص کرتا تھا۔ کشتی کی دلکش رفتار۔ مچھلیوں کا ناز سے اچھلنا۔ اور ذرا سا جھلکا دکھلا کر پھر واپس آب سے منہہ چھپا لینا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا اٹکھیلیاں کرتے آنا۔ لہروں کا جوش طبع دکھانا شہزادے کے لئے فرحت کا باعث تھا۔ مگر غلام کے لئے جسمیں سیر دریا کا شوق نام کو نہیں موت کا نشان تھا۔ مگر جہاں جوش موجود ہے۔ وہاں کا نقشہ اور ہی طرح کا ہے۔ اسکے توضیح کے لئے ہم کلام حق سے ایک مثال پیش کرینگے۔ پولوس ایک ادنی درجہ کا آدمی تھا۔ نہ تو وہ گورنمنٹ میں کوئی اعلیٰ منصب اور مرتبہ رکھتا تھا۔ کیونکہ وہ خیمہ دوزی سے اپنی روزی کماتا تھا۔ اور نہ اُسکی جسمانی شکل صورت میں ہی کوئی ایسی دلپسند خوبی پائی جاتی

تھی جس سے وہ لوگوں پر اپنا رعب جما لینا۔ کیونکہ اُس کی سوانح عمری پڑھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ اکثر بیمار رہتا تھا۔ اُسکی آنکھیں اُسے ہمیشہ دُکھ دیتی تھیں۔ لیکن ایک بات اسمیں تھی جسنے اُسکے سارے دربار کو ہلا دیا :: جن لوگوں نے ایشیائی بادشاہوں کے درباروں کو دیکھا یا اُنکی نسبت سنا ہو اُنہیں معلوم ہوگا۔ کہ ان درباروں کا سماں کیسا ہوتا ہو :: ایک مطلق العنان بادشاہ جسکی مرضی قوم کا قانون جسکی عنایت ہزاروں کی سرفرازی۔ جسکی دھمکی لاکھوں کی تباہی سمجھنی چاہئے مسند حکمرانی پر متمکن ہو۔ اور ارد گرد اراکین سلطنت باترتیب اپنی اپنی جگہہ گردنیں جھکائے۔ سینوں پر ہاتھ دھرے۔ حکم کے منتظر کھڑے ہیں۔ اور ان سینوں کے نیچے اُنکے دل تھر تھر کانپ رہے ہیں۔ ایک سکوت کا عالم چھا رہا ہو۔ سانس تک نہیں لیتے۔ کہ مبادا اُنکی ہوسے بادشاہ کے غضب کا شعلہ بھڑک اُٹھے۔ تو سب کے سب جلکر راکھ ہی ہو جائیں :: ایسے دربار میں جسکے ہر کونے اور گوشہ سے غضب مترشح تھا۔ پولوس کو مجرمانہ شکل میں آنا پڑا :: ہتھکڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ زنجیروں سے جکڑا ہوا ہو۔ سرکاری پیادے دائیں بائیں تلواریں لئے کھڑے ہیں۔ اُسکی تو یہہ حالت اور اُدھر اُسکے دشمن شاداں و فرحاں ہیں۔ چہروں سے خوشی ٹپکتی ہو۔ اور دلمیں سوچتے ہیں بس اب یہہ کوئی دم کا مہمان ہو۔ ایک آدھ لمحہ میں اس کا خون بہا اور ہم انتقام کی پیاس دل کھولکر بجھا لینگے :: پر واہ رے جوش تیرے کیا کیا گن گاؤں۔ تیرے سامنے یہہ قید۔ یہہ مخالفت۔ یہہ زنجیریں۔ کیا کر سکتی تھیں۔ تیری آگ وہاں بھی بھڑک اُٹھی۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پولوس کی پُرجوش اور دلیرانہ فصاحت نے سب کے منہہ بند کر دیئے ہیں۔ وہ سمجھتا ہو کہ جسم کی موت ایک پل ہو۔ اور میں اپنے روحانی اور حقیقی جوش کی قوت سے اسپر سے اب گذر کر مجھے آسمان کو جانا ہی جبکہ وہ میرا گھر ہی۔ اور روح حق میرا رہنما۔ اور جوش مجھے چلانیوالا۔ پھر موت مجھے کیا چھین سکتی ہو :: کاشکہ خداوند ہمیں حکمت اور سمجھ اور جوش عطا کرے۔ کہ ہم اپنے ارادوں کو دلیری اور شجاعت کے ساتھ فعل میں لائیں ٭

راقم۔ طالب الدین

منقولات

الہ آباد کے ایک ہندو بیرسٹر صاحب نے وہاں کے اخبار پائونیر میں ایک مضمون چھپوایا ہو۔ اپنے خیالات کو لباس فاخرہ پہنایا ہو جسکا خلاصہ معرض تحریر میں آیا ہو :: لکھا ہو یورپ میں پولٹیکل واقعات کی ترقی ہوئی ہو۔ اور ایشیا میں جدید روسی سازشیں اور گرمجوشی پیدا ہو گئی ہو۔ بس ہمکو تخمینہ ہونا چاہئے اگر انگلستان کسیوقت میں روس کے برخلاف اشتہار جنگ دینے میں مجبور ہو۔ یہہ شدنی جنگ روس مع انگلستان عظمت و شان ایشیا کے لئے ہوگی۔ میری غرض اس تحریر میں یورپ کے واقعات سے نہیں ہو۔ بلکہ انگلستان و روس سے ایشیا میں جو جنگ ہوگی اسکے نتیجہ پر خیال کرتا ہوں کہ وہ کیا حالت ہوگی :: قیاس کرتا ہوں کہ روس سے جنگ کرنے میں تمام گرمجوشی اور صرف زر اور جنگی قوت انگلستان کو آخر درجہ تک صرف کرنا ہوگا :: انگلستان کی قوت فوجی ہندوستان میں تخمیناً یہہ ہو۔ گورہ سپاہی ستّر ہزار۔ ہندوستانی سپاہی ایک لاکھ۔ ہندوستانی ریاستوں کی فوج کلی سولہ ہزار۔ والنٹیر اٹھارہ ہزار۔ کل دو لاکھ چوبیس ہزار۔ اور پولیس کی فوج گورنمنٹ کے کار آمد نہ ہوگی۔ پس اس فوج جنگی سے گورنمنٹ انگلستان روسیوں کو روکیگی۔ اور اگر اول غدر ہوا تو انکا انسداد کریگی اور ہندوستانی ریاستوں کو اپنے قابو میں رکھیگی اور جدید مقبوضات کی حفاظت کریگی :: یہہ بیان ہوا ہو اور میرے قیاس میں بھی یہہ صحیح معلوم ہوتا ہو۔ پس اسکا عمدہ نتیجہ اول قوت فوج۔ دوئم عمدگی و لیاقت کارکن فوج۔ سوئم عملی کمسریٹ و ذراہی باربرداری۔ چہارم حالت اتحاد افغانستان پنجم حالت اطاعت اہل ہند پر منحصر و موقوف ہو :: پس گورنمنٹ کو ان امور پر لحاظ رکھنا چاہئے :: اسوقت اہل ہند کو واجب ہو کہ موجودہ گورنمنٹ کو مدد دیں یا در طرفدار بن کے رہیں تاکہ برٹش حکومت ہند میں قایم رہے جسکے سایہ عاطفت میں ہم امن و امان بسر کر رہے ہیں۔ اور اپنے ملک کو غنیم کی دست برد لوٹ کھسوٹ سے محفوظ رکھیں اور ہمکو یقین ہو کہ دور اندیش صاحب الرائے ہماری رائے سے اتفاق کرینگے کہ انقلاب سلطنت کی خرابیاں بیحد و شمار ہیں :: اگر نہ معلوم ہوں تواریخ میں دیکھ لیں :: اور روس کی جبر و تعدی شہرت پذیر ہو۔ حاجت بیان نہیں یہہ اعلان ہمارا صحیح ہو کچھہ بہتان نہیں ٭

علم

پنجاب کے مشہور و معروف لائبل کیس کا

خاتمہ

ٹریبون کے اس لائبل کیس کا ۱۴۔ نومبر کو خاتمہ ہوا جس نے اٹھارہ ماہ سے اُسے پریشان کر رکھا تھا جہانتک معاملات پر غور کیا جائے ہمارے خیال میں یہہ انجام تمام متعلقین کیواسطے مفید ہو اور مبارک۔ نہ صرف اس لحاظ سے کہ ایک فساد اور ہنگامہ رفع ہوا۔ بلکہ اُس سے جو جو نتایج نکلے ہیں ہمارے معزز انگریزی ہمعصر سول ملٹری گزٹ کے خیال کے مطابق وہ بھی قدر کے قابل ہیں کچھہ شک

نہیں سردار دیال سنگھ اور مسٹر جان پال وار برٹن صاحب بہادر کے باہم صفائی ہو جانے سے سردار صاحب بہت سے آنیوالے کثیر اخراجات اور بھاری تکالیف سے بچ گئے جنکی ایسے مقدمات میں توقع ہو سکتی ہی اور اس لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ مسٹر وار برٹن صاحب بہادر کو ہم دل سے مبارکباد دیکر عرض کرتے ہیں کہ خداوند کریم نے آپکو وہ اعلیٰ درجہ کی کامیابی دی ہی جسکی ہر ایک سمجھ والا دلی قدر کریگا۔ آپ سرخرو ہوئے آپکی قابلیت و دیانتداری راستی۔ بیگناہی۔ روز روشن کیطرح ثابت ہو گئی اور گورنمنٹ اور ملک کو معلوم ہو گیا کہ آپ واقعی سچے تھے۔ ٹربیون کی نسبت ہماری رائے ہی کہ وہ آیندہ کے لئے اپنی روش کو بہت درست کریگا۔ کیونکہ اُسکو جو سبق ملا ہی وہ صرف اُسیکی اصلاح کے لئے مکتفی نہیں۔ بلکہ عام اخباری دنیا کیواسطے ایک عمدہ مثال قایم کردی گئی ہی جس سے ٹربیون اور زیادہ تر ٹربیون کو مستفید ہونا چاہئے ✤

امرتسر وغیرہ کے چند معزز شرفا نے اس امر میں نہایت سعی کی اور اس امر پر زور دیا کہ اس نئے مقدمہ کا انجام صفائی ہو چنانچہ مسٹر وار برٹن صاحب سے التجا کی گئی اور اصرار کے بعد اُنہوں نے تسلیم کیا اور معافی دی۔ گو سردار صاحب کیطرف سے صاحب ممدوح کو ہرجانہ بھی ملگیا ہی لیکن ہم عالی جناب مسٹر وار برٹن صاحب بہادر کو کمال تعریف کا مستحق سمجھتے ہیں کہ اُنہوں نے رقم ہرجانہ کے متعلق کسی قسم کا دخل نہیں دیا بلکہ اُنکے وکلا نے جو کچھ تجویز کیا اُسے منظور کیا جس سے اُنکی عالی نظری ثابت ہوتی ہی ✤

واقعات و آرائیں

ہمعصر مخزن مسیحی ناقل ہی کہ پروفیسر بھنڈارکر کی بیوہ لڑکی کی شادی ہو جانیکی وجہہ سے گو برہمنوں نے سخت مخالفت کی۔ اور سوامی سری بیت آتمانند سورستی کو لکھا کہ پروفیسر مذکور سے اس امر کے لئے جواب طلب کریں۔ سوامی صاحب نے پروفیسر بھنڈارکر کو ایک خط بھیجا اور درخواست کی۔ کہ از روئے مذہب ہنود اُن سببوں کو ظاہر کریں۔ جنکی بنا پر اُنسے ایسا فعل ہوا۔ پروفیسر صاحب نے جواب میں ایک بڑا خط سنسکرت میں لکھا ہی۔ اور دلیلوں اور ہندو علما کی رائے سے ظاہر کیا ہی۔ کہ جو کچھ انہوں نے کیا وہ ہندو مذہب کے موافق ہی۔ امید ہی کہ خط مذکور مشتہر کیا جائیگا۔ اور ہندو بیواؤں کی شادی کو روا ٹھہرانیکے ثبوتوں میں سے وہ بطور ایک ثبوت کام میں آئیگا ✤

صاحب آفتاب پنجاب بحوالہ نسیم آگرہ لکھتے ہیں کہ چار پانچ دن ہوئے کہ پوجاری مندر مکا سینٹر مہادیو جی واقع راوی کا یکایک مندر میں مرد پایا گیا۔ مشہور ہی کہ ظاہرا اُسکو کوئی بیماری نہ تھی۔ یہہ اسی مندر کا پوجاری ہی جسمیں سنکھ بجایا جاتا تھا۔ اور ایک شخص بجرم نقص آسایش جرمانہ ہوا تھا۔ پوجارے کے اچانک مرجانے سے عجیب غریب افواہیں شہر میں اُڑ رہی ہیں۔ کوئی کہتا ہی۔ کہ مہادیو جی کی پوجا بند کرنے سے انکا کوپ (غصہ) ہوا۔ کوئی یہہ جملہ گھڑتا ہی۔ کہ جس دن سے سنکھ کی پوجا بند ہوئی۔ پوجاری آب و دانہ ترک کرکے مرگیا۔ مگر یہہ سب افواہیں خیالی ہیں کیونکہ موت کے واسطے کسی ظاہرا بیماری کی ضرورت نہیں ہوتی ✤

پنجاب مشن نیوز میں تھرلکے پادری پی ایم زنگر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میرے سفر ہائے آگرہ و متھرا میں تعلیم یافتہ ہندو و مسلمانوں کے ساتھ ریل گاڑی یا میرے مطالعہ کے کمرہ میں گفتگو کرنے سے مجھے معلوم ہوا کہ اس بات کا نقش لوگوں کے دلپر جمتا جاتا ہی۔ کہ جنگ جو اسلام اور ہندو مذہب کی مسیحیت کے ساتھ ہو رہی ہی ناامیدی ہی۔ جو لوگ اس بات پر خیال کرتے اُنکے دلوں میں وہ جڑ پکڑتی۔ اور وہ معلوم کرتے ہیں۔ کہ مسیحیت گو رفتہ رفتہ لیکن ترقی کرتی جاتی ہی۔ اور اُسکی ترقی کو روکنا گویا سمندر کے مد و جزر کو روکنا ہی ✤

مہر نیمروز ناقل ہی کہ لورالائی (بلوچستان) میں ایک یوروپین پر حادثہ گذرا۔ مسٹر کیفرڈ سول سیکانک سلیح خانہ قطع جو لورالائی میں کام پر ہیں۔ ۲۹۔ اکتوبر کی شام کو بازار میں جاتے تھے کہ ایک غازی نے اُنپر حملہ کیا۔ یہہ شخص گرفتار ہوا۔ اور مسٹر کیفرڈ کو آرام ہونے لگا ✤

روس ہندوستان پر پیشقدمی کرنے کے بارہ میں انگلستان میں لبرل وزارت ہونیکا منتظر ہی۔ وہ ان امور میں مسٹر گلیڈسٹون سے اپنی تشفی چاہیگا۔ اول یہہ کہ پامیر تک اپنے ملک کی وسعت اُنسے تسلیم کرائے دوم یہہ کہ امیر کابل کا جانشین باضابطہ طور پر اُنکے مشورے سے کرائے۔ سوم یہہ کہ مرو سے ہرات تک ریلوے بنانے کی اجازت اُنسے لے ✤

بقول مخزن مسیحی حال میں ایک کیفیت نامہ شایع ہوا ہی۔ جسمیں پنجاب کے یوروپین اور یوریشین لوگوں کا شمار درج کیا گیا۔ صوبہ مذکور میں یوروپین لوگوں کا شمار ۱۲۳۱۶ ہی۔ جنمیں ۳۳۹۳ مرد ہیں۔ اور ۲۹۵۹ عورتیں۔ یوریشین لوگوں کا شمار ۲۲۲۹ ہی۔ جنمیں ۱۰۸۱ مرد ہیں۔ اور ۱۱۴۸ عورتیں ✤

جرمنی میں ریلوے پھاٹکوں پر مسافروں کو خبردار کرنے کے لئے ایک آلہ ایجاد ہوا ہی۔ اسمیں برقی طاقت

استعمال کی گئی ہے۔ جب ریل پھاٹک سے ۱۵۰ سو گز کے فاصلہ پر ہوتی ہے تو ایک گھنٹی زور سے بجنے لگتی ہے۔ اور جب وہ آگے گذر جاتی ہے تب تک بجتی رہتی ہے۔

مخبر صادق لکھتا ہے کہ آجکل ایک ہندو جوگی جو ایک چھوٹا سا گٹھرا ہوا لڑکا ہے۔ کلکتہ میں لوگ اُسکی پرستش کر رہے ہیں۔ وہ سڑکوں پر بجا بجا اڑتا پھرتا تھا۔ اسکی عمر کا اعتبار نہیں صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ تین برس کی عمر کا ہوگا۔ یہہ گونگا اور گٹھرا ہے۔ اور اب چیتے کی کھال پر بھبوت لگائے بیٹھا ہے۔ دنیا کے لوگ اُس کے درشنوں کے لئے چلے جاتے ہیں۔ سچ تو یوں ہے کہ ہندو لوگ بڑے ہی سریع الاعتقاد ہیں۔

تاج الاخبار بحوالہ ایک لاہوری ہمعصر کے لکھتا ہے کہ ہندوستان میں تجویز ہے کہ دستگیری قحط زدگان روس کے لئے چندہ کھولا جائے۔ اسپر تاج الاخبار کا یہہ لکھنا درست معلوم ہوتا ہے کہ "ہم اس نیک کام کی مخالفت تو نہیں کرتے۔ لیکن جہاں ایک طرف اس بات کو معلوم کرکے خوش ہوتے ہیں کہ ہندوستان اس گری ہوئی حالت میں بھی اتنا فیاض ہے کہ غیر ملک کے باشندے اُس سے بہرہ یاب ہوتے ہیں۔ وہاں دوسری طرف اتنا تو ضرور کہیں گے کہ یہاں ہی بہت ایسے لوگ موجود ہیں جو اس فیض کے زیادہ مستحق ہیں۔ پہلے اُنکی خبر لینی ضرور ہے"۔

مقام اجمیر میں گورنمنٹ وکیل کی جو راجپوتانہ کے غلہ لوٹنے والوں پر ثبوت جرم کی پیروی کے لئے موجود ہے۔ ایک میلہ میں لدو رام برہمن نے سخت توہین کی یعنی بقول مہر نیمروز اس افسر پر جوتہ کاری کی جس کا مطلب یہہ تھا کہ مفسدوں کا بدلہ لے۔ لہذا برہمن کو دو سال قید شدید کی سزا ملی۔

خوشی کی خبر ہے کہ بالآخر راولپنڈی مشن سکول کے طلبا نے ہیڈ ماسٹر صاحب کے ساتھ مصالحت کرنے میں اپنی رضامندی ظاہر کی۔ طلبا کی چٹھی میں یہہ بھی درج ہے کہ ہم تاج الاخبار مطبوعہ یکم نومبر کے اُن خراب الفاظ کی بھی تردید کرتے ہیں جو آپ کی نسبت شایع ہوئے یعنی "ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک بیسی کی رعایت کی" یہہ بالکل جھوٹھ ہے۔ ان الفاظ سے آپ سے بڑھکر ہمیں رنج ہوا۔ سچ یہہ ہے کہ جونہیں اس معاملہ کی آپ کو خبر ہوئی۔ آپنے مشرح سے معافی طلب کی۔ جو کہ آپنے تاج الاخبار میں شایع ہونے کے لئے بھیجدی تھی۔

لارڈ ونلاک صاحب گورنر مدراس کی لیڈی صاحبہ نے لیڈی ڈفرن فنڈ کی تائید کے لئے آغاز جنوری میں ایک مینا بازار قایم کرنے کا ارادہ کیا ہے اس بازار میں لیڈی ممدوحہ معہ دیگر اعلی عہدہ داروں کی لیڈی صاحبات کے عمدہ عمدہ چیزیں فروخت کرینگی۔ اور جو اس بازار سے وصول ہوگا وہ ڈفرن فنڈ کی شاخ مدراس میں جمع کیا جائیگا۔ اس فنڈ سے بالفعل ۲۵ لیڈی ڈاکٹروں کو وظیفے دئے جاتے ہیں اور اُمید کیجاتی ہے کہ مہاراجہ ٹراونکور اور دیگر والیان ریاست جنوبی ہند اور بھی وظیفے مقرر کرنیوالے ہیں۔

مئو کے اخبار ایسٹرن ہیرلڈ کے ایڈیٹر بابو مہیندر ناتھ چٹرجی جو مئو کے سشن جج کے اجلاس سے بجرم ایک چٹھی خلاف اندور کے کپتان فرینک صاحب کے شایع کرنیکے قید تھے پندرہ نومبر کو رہا ہوگئے۔ یہہ رہائی بہ سفارش اندور کے ایجنٹ گورنر جنرل اور ڈاکٹر کالڈیکاٹ سپرنٹنڈنٹ جیل اندور کے حضور وایسرائے نے فرمائی۔

لارڈ ہیرس اپنے سفر سندھ میں ۷ نومبر کو سکھر وارد ہوئے۔ لوکل حکام نے سٹیشن پر انکے شایان استقبال کیا سکھر میں تین روز قیام فرمائے۔ سرحدی حفاظت کے کاموں۔ نہروں کے مونہانوں۔ لینسڈون برج۔ اور مجوزہ کچہری مجسٹریٹ اور جج وغیرہ کا ملاحظہ فرمائینگے۔ اور ریلوے ورکشاپ اور شہر کی بھی سیر کرینگے۔

کشمیر میں ایک اور شاہی مہمان: یہہ خبر لوگوں کو حیران کر رہی ہے کہ کشمیر میں روسی شہزادہ یک بیک کیسے آگیا اور کس واسطے آیا۔ لیکن جو لوگ کشمیر کے اسطرف کے موجودہ حالات سے واقف ہیں انکو اس سے زیادہ تردد نہ کرنا پڑیگا۔ مگر نہ وہ شہزادہ موصوف کے کشمیر میں آنے ہی پر کچھ متعجب ہونگے کیونکہ یہہ ایک باریک بات ہے کہ پولٹیکل رموز کو سمجھکر کہا جاسکتا ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ ہمارے ہندوستان کے نائب السلطنت کشمیر میں رونق افروز ہیں اور انکی رونق افروزی بھی محض سرحدی پولٹیکل کے متعلق ہے تو کیونکر وہی سرحدی رقیب موقع پر آسکتا ہے جسکی کارروائی عام دلوں میں جائے غور ہو رہی ہے۔ مگر ہم جہانتک دیکھتے ہیں غالبًا یہہ اجتماع ضدین اسی لئے ہوا ہے کہ پامیر پر روسی پیشقدمی کا خطرہ و خیال انگریزی حکمران کے دل سے صاف کر دیا جائے اور اسوقت اس خیال کے ساتھ جو کھٹکا ہے اسکو حکمت عملی کے ملمع سے دور کیا جائے مگر یہہ ہمارا قیاس ہے۔ اور غالبًا جلدی اسکا تفصیلی حال معلوم ہو جائیگا۔ پنجاب

بمبئی میں ایک فوجی صاحب غبارہ پر سوار آسمان پر اُڑے۔ غرض تماشا دکھلانے سے نہیں ہے بلکہ یہہ دریافت کرنے سے کہ غبارہ سے جنگ میں کیا کام لے سکتے ہیں۔ لفٹنٹ مین فیلڈ صاحب ۱۲ تاریخ کو بوقت سہ پہر غبارہ پر سوار ہوئے گیارہ ہزار سو فیٹ آسمان میں اُڑ گئے۔ چڑھنے میں صرف پونے آٹھ منٹ صرف ہوئے۔ چھتری کے سہارے نیچے اُترنے میں ۵ منٹ صرف ہوئے۔ صاحب بہادر کہتے ہیں کہ اور اوپر چڑھتے لیکن سخت سردی کے باعث نہ جاسکے۔ وہ جہاں سے اُڑے تھے وہاں سے میل بھر کے فاصلہ پر اُترے۔ وہ پھر اوپر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ شہریوں کو مفت کا تماشا ہوگیا۔

سنہ ۱۸۸۹ء میں وسط ہند میں ۱۸۹ واردات ڈکیتی

ہوئی تھیں۔ اور قریب ایک لاکھ روپیہ لوٹا گیا تھا۔ لیکن سال گذشتہ میں ۳۰۰ وارداتیں ہوئی تھیں اور سوا دو لاکھ روپیہ کا اسباب لُٹا۔ دیوا جیوتانہ میں پچھلے سال ۹۳ وارداتیں ہوئیں اور ۴۷ ہزار کا نقصان ہوا۔ حالانکہ سال ماسبق میں ۶۵ وارداتیں ہوئی تھیں اور نقصان کی تعداد ۱۲ ہزار روپیہ تھا۔ حیدرآباد و برار میں پچھلے سال ۲۰۶ وارداتیں ہوئیں اور ایک لاکھ ۷۰ ہزار کا اسباب لٹا۔ حالانکہ سال ماسبق میں ۱۴۲ وارداتیں ہوئی تھیں اور ۷۶ ہزار کا نقصان ہوا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت بہتر نہیں ہے بلکہ ابتر ہے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

روس و انگلستان میں دربارہ معاملہ پامیر ابھی کوئی گفتگو شروع نہیں ہوئی کہتے ہیں کہ اس معاملہ پر کوئی خاص لڑائی نہ ہوگی۔ یہہ ایسا اہم معاملہ نہیں ہے +

زار روس کی ہلاکت کی منصوبہ بازی میں چیف یونیورسٹی کے ۵۰۰ طلبا گرفتار کئے گئے۔ دیکھئے انکے لئے کیا سزا تجویز ہوتی ہے +

روسی فوج گارڈ کے دو افسر طفلس سے طہران میں داخل ہوئے۔ یہہ تمام راستہ میں اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار آئے ہیں۔ یہہ سفر ۱۲ روز میں طے کیا۔ یہہ براہ بلوچستان چین اور ہندوستان جانیکا ارادہ رکھتے ہیں +

ولایت میں یہہ رائے ناپسند کی گئی کہ نہر سویز کا راستہ بند کرکے بذریعہ کیپ آمد و رفت کیجاتے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے سائپرس۔ مالٹا۔ اور جبرالٹر بیکار ہو جائینگے +

فرانس میں ایسے انجن بنائے گئے ہیں کہ جو لنگر کی سڑکوں پر عام گاڑیوں میں گھوڑوں کا کام دیسکیں یہہ انجن کے گھوڑے والی گاڑیاں فی گھنٹہ ۲۰ میل چل سکتی ہیں +

وزیر اعظم آسٹریا نے اپنی تقریر میں ظاہر کیا کہ یورپ میں خلل امن کا بالفعل کچھ خوف نہیں ہے +

اخبار سکوگرٹ لکھتا ہے کہ روس سے جرمن لوگ بھی ملک بدر کئے جاوینگے +

آیرلینڈ میں مسٹر پارنل کے مخالفوں کو باہر نکلنا محال ہو گیا ایسی سخت مخالفت ہے +

شہنشاہ جرمنی نے فاحشہ عورات اور اُن کے بھڑووں کے خلاف سخت حکم نافذ فرمایا +

مسٹر پارنل کا مخالف اخبار نیشنل پریس تھا اس کارخانہ کو بم سے اُڑا دیا ہے +

افغانی سفارت کے روس کو جانے پر جو خبر اخبارات میں مشہور ہوئی تھی اُسکی تردید ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہہ خبر افغانی تاجروں نے بے پر کی اڑائی تھی قلعی کھل گئی +

روسی شہزادہ مقیم سرینگر کے ہمراہ چار ملازم ہیں بقول پیسہ اخبار انہیں دو ملازم معلوم ہوتا ہے کہ مصنوعی نوکر بن گئے ہیں۔ کیونکہ انکے بشرہ سے آثار امارت ظاہر ہیں +

لارڈ سالسبری نے صاف کہدیا کہ برطانیہ مصر کو خالی نہیں کرسکتا۔ ایسا کرنے سے مصر پھر دشمنوں کے ہاتھ پڑجائیگا اور مفسد سرپا ہونگے +

بمبئی کی فوج کے لفٹنٹ کرنیل جیمس صاحب نے اپنی حکمت سے ایک پنکھا ایجاد کیا ہے۔ جو کشش بجلی سے چلتا ہے +

مدراس کے ضلع کرنول میں ۷ نومبر کو ایک اور سخت بلوہ ہوا۔ فاقہ زدہ لوگوں نے چھ گھنٹہ تک شہر کو لوٹا قریب چالیس ہزار کا غلہ لوٹ لیا۔ امن قایم کرنے کے لئے بلاری سے فوج بلائی گئی +

کشمیر کے مہاراجہ صاحب پریسیڈنٹ کونسل کئے گئے +

جہلم۔ قصبہ پنڈدادنخان کا ایک شخص گنگا سنگھ نامی جلت چور نے ایک عدد گڑ کالی کے عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر جہلم سے ۳ ماہ قید اور ۵ روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا +

سراج الاخبار جہلم لکھتا ہے کہ موضع سعید میں خیر کمہاری نے غلہ چرایا تھا اسکو عدالت سے چھ ماہ قید کی سزا ہوئی۔ اور جو آدمی اسکے چھوڑ دینے کے پہلے ساعی ہوئے تھے انکی نسبت پولیس کو چالان کرنیکا حکم ہوا ہے +

بقول ایک ہمعصر کے لاہور میں ریلوں کے دلال بکثرت موجود ہیں۔ جو معقد بہ باز مسافروں کو ریل سے اُترتے ہی دبوچ لیتے اور ناگفتہ بہ کارروائیاں کرتے ہیں انکے بندوبست کے لئے حکم ہوا ہے +

جالندھر۔ مسمی سجان سنگھ ساکن کاہلوان کی لاش ایک کنوئیں سے برآمد ہوئی۔ یہہ شخص اوّل درجہ کا بدمعاش تھا۔ اس کا ہر عضو تین تین ٹکڑے کیا ہوا نکلا +

جہلم کا اخبار لکھتا ہے کہ مسٹر ہیوم صاحب داروغہ صفائی شہر جہلم بحیثیت کا ۸۴۰ روپیہ نقد اور کچھ خوردہ چرانیکی علت میں گرفتار ہوکر پانسو روپیہ کی ضمانت پر رہا ہیں +

بیجاپور میں بھی مصنوعی بارش لانیکے لئے ۲۰۰۰ روپیہ منظور کیا گیا +

۱۳۔ نومبر کو راولپنڈی میں ریلوے حادثہ سے ستر ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ اس حادثہ سے ایک یورپین اور دو دیسی مسافر کم و بیش زخمی ہوئے +

زمینداران بہار نے جدید پیمایش تجویزہ کے خلاف گورنمنٹ میں عرضی بھیجی۔ اسکی نسبت بانکی پور میں بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ مہاراجہ دربھنگہ صدر انجمن تھے +

بمبئی کے یہودیوں نے اپنے ستمزدہ روسی بھائیوں کے لئے چندہ شروع کیا +

خبر ہے کہ امسال پشکر کا مشہور سالانہ میلہ نہ ہوگا +

بقول قیصرالاخبار۔ ۳۱۔ اکتوبر کو لاہور میں پولیس نے ۱۳ بردہ فروش عورتوں کو گرفتار کیا۔ بردہ فروشی کسی نہ کسی وضع پر ملک ہند میں ابھی تک باقی ہے ؛

پونا کی مذہبی قواعد ۴ جنوری سنہ ۹۲ء کو شروع ہوگی ؛

مناجات از نتائج طبع ٹی ایم لاذرس

بصیر پور تحصیل دیپالپور

ہے زیبا تجھے ہر ثنا یا مسیحا ۔ نہیں کوئی ثانی ترا یا مسیحا
سزاوار حمد و ستایش ہے تو ہی ۔ فقط ہے ترا آسرا یا مسیحا
تو سب جانتا ہے کہ یہ لوگ جاہل ۔ بناتے ہیں کیا افترا یا مسیحا
سمجھتے نہیں شان ہے تیری کیا کیا ۔ تو ان جاہلوں کو سکھا یا مسیحا
مریضوں کو پل میں شفا تو نے بخشی ۔ دیا مُردگاں کو جلا یا مسیحا
جذامی کو لنگڑے کو چنگا بنایا ۔ اور اندھوں کو بینا کیا یا مسیحا
رہ راستی پر کیا گمرہوں کو ۔ دیا سنگیوں کو بتا یا مسیحا
صداقت جو تھی سب پہ کی تو نے ظاہر ۔ سہا گرچہ رنج و عنا یا مسیحا
پھر آخر گنہگار اُمت کے بدلے ۔ دیا خون اپنا بہا یا مسیحا
ارے لوگو کیوں خواب غفلت میں ہو تم ۔ پکاروگے کب یہ ندا یا مسیحا
مجھے بھی توقع ہے تیرے کرم سے ۔ کہ بخشیگا میری خطا یا مسیحا
تیری یاد بھولوں نہ دم بھر کبھی میں ۔ کرم سے وہ دل کر عطا یا مسیحا
اک عرصہ سے ہوں منتظر دید تیری ۔ مجھے اپنا جلوہ دکھا یا مسیحا
سدا بجز دی اپنا مسلک ہا ہے ۔ مجھے راہ سیدھی چلا یا مسیحا
اکیلا ہوں اور گرد ہے فوج عصیاں ۔ مدد کو مری جلد آ یا مسیحا
کٹی عمر حرص و ہوا میں یہ ساری ۔ نہ کردار صالح ہوا یا مسیحا
بہت ہوں میں اپنے کئے پر پشیماں ۔ بہت منفعل ہوں سدا یا مسیحا
چھٹی پر غفلت میں ہونا و میری ۔ تو اب اس کا ہونا خدا یا مسیحا
سلیم خزیں کی یہی ہے تمنا ۔ یہی ہے غرض مدعا یا مسیحا
یہی ہے دعا لاذرس کی ہمیشہ ۔ کہ مجھکو گنہ سے بچا یا مسیحا۔

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی اِی پریزیڈنٹ

بابو رائے بڑوڈہ صاحب کنٹہ لاہری وائیس پریزیڈنٹ۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ لالہ گوپال صاحب۔ لالہ راجمداس صاحب۔ چودھری علی بخش صاحب منشی رحیم بخش صاحب۔ سید خورشید علی شاہ صاحب۔ لالہ منسا رام صاحب تاجر پارچہ۔ لالہ منسا رام صاحب ساہوکار۔ سید غلام محمد صاحب۔ سردار لچھمی سہائے صاحب۔ ڈاکٹر بھگوانداس صاحب۔ ماسٹر سوراج صاحب۔ ممبران :۔

واقعہ ۱۱۔ اگست سنہ ۹۱ء

نمبر ۱۔ رپورٹ سب کمیٹی نسبت چال چلن مسٹر ڈیوس صاحب میونسپل کلارک مشعر اسکے کہ قصور مندرجہ بالا مسٹر ڈیوس صاحب سے ہوا۔ تنبیہاً جولائی سنہ ۹۱ء سے جون سنہ ۹۲ء تک اسکی تنخواہ میں صہ ۱۰ ماہوار کا تنزل کیا جاوے اگر پھر ایسا کرے تو پوری تنخواہ بدستور جاری کی جاوے۔ **کمیٹی** کو اسبارہ میں رائے سب کمیٹی سے اتفاق ہے کہ مسٹر ڈیوس صاحب کلارک کا قصور ثابت ہے۔ کہ وہ شراب پیکر بدمست ہوکر دفتر میونسپل میں آیا اور ناجایز حرکت مارنے مکے وغیرہ تختہ ہائے دروازہ پر لگی۔ مگر کثرت رائے سے کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ تجویز سزائے مجوزہ سب کمیٹی ترمیم کیجاوے۔ بجائے ایک سال کے چھ ماہ تک تنخواہ میں کمی صہ ۱۰ ماہوار کی کی جاوے۔ اگر اس عرصہ چھ ماہ میں کوئی ایسا قصور اُس سے سرزد نہ ہوگا تو تنخواہ بدستور انہی چھ ماہ کے بعد آیندہ پانیکا مستحق ہوگا۔ اگر اس عرصہ میں کوئی قصور سرزد ہوگا تو یہ معاملہ باردیگر جنرل کمیٹی میں پیش ہوکر تجویز مناسب ہوگی۔ اطلاع اسکی بحضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دیجاوے۔ مسٹر ڈیوس صاحب اُسکے عہدہ پر بحال کیا جاوے۔ ایام معطلی کی تنخواہ حسب تجویز صاحب وائیس پریزیڈنٹ صاحب پریزیڈنٹ ڈیوس صاحب کو نہیں ملیگی ؛

اشتہار

سید کرامت علی ولد سید بشارت علی ڈاکٹر جو صیغہ ملٹری میں ملازم تھے۔ اور عرصہ بارہ تیرہ سال سے پنشنیاب ہوکر بمقام لودیانہ سکونت پذیر ہوئے تھے۔ ۴ نومبر سنہ ۸۹ء کو انکا انتقال ہوگیا۔ ایک لڑکا بعمر ڈیڑھ سال جس کا نام امانت علی تھا۔ اور ایک لڑکی امینہ بیگم جو انکی بیوی حاجی بیگم کی برادرزادی تھی۔ اور جسکو انہوں نے بطور متبنی کے پرورش کیا تھا جسکی عمر تخمیناً گیارہ بارہ سال ہوگی پیچھے چھوڑ گئے قبل از وفات ڈاکٹر صاحب نے ایک وصیت نامہ تحریر کیا جسکے رو سے علاوہ زیور و پارچہ جات جو بنام نہاد امینہ بیگم کے تھے اپنی دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں سے جسکی تعداد تخمیناً تین ہزار تین سو روپیہ تھی ثلث کا مالک امینہ بیگم کو قرار دیا۔ چونکہ امانت علی اور امینہ بیگم نابالغ تھے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب نے ہمکو اُنکا گارڈین مقرر کیا۔ کچھ عرصہ بعد امانت علی فوت ہوگیا صرف امینہ بیگم زندہ رہی ماہ مئی سنہ ۹۱ء میں امینہ بیگم بھی فوت ہوگئی مسمی غلام رسول ولد غلام محمد و مسمات حاجی بیگم ہمشیرہ غلام رسول زوجہ صاحب مرزا نے دعویٰ کیا کہ امینہ بیگم ہماری پھوپھی زاد بہن تھی اسکی جایداد کے وارث ہم ہیں۔ چنانچہ علاوہ پارچہ جات و زیور جو امینہ بیگم کے تھے دیگر زیور و پارچہ جات میں سے ثلث انکو دیدیا۔ اور مکان میں سے ثلث حصہ پر انکو قابض کرکے رسید حاصل کرلی اب جو زیور برتن و پارچہ جات و حصہ مکان ازاں امانت علی جسکی تعداد دو ہزار دو سو روپیہ تخمیناً ہوگی اسکی بابت بھی غلام رسول و مسمات حاجی بیگم دعویدار ہیں کہ یہ بھی ہمارا حق ہے ہمکو ملجاوے۔ لہذا اشتہار ہذا میعادی تین ماہ جاری کیا جاتا ہے کہ جس کسیکو کوئی عذر یا دعویٰ

نسبت مال امانت علی کے ہو وہ اندر میعاد تین ماہ کے ہمارے پاس پیش کرے - ورنہ بعد انقضائے میعاد کسیکا دعویٰ سماعت نہ ہوگا - اور ہم بری الذمہ ہونگے ✦

المرقوم ٢٥ - اکتوبر ١٨٩١ء

المشتہران

العبد محمد حسن — العبد جعفر حسین — العبد میر محمد سعید

لودیانہ

نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کے خیر مقدم کی تقریب پر جلسے ہوئے اور آتشبازیاں چھوٹیں :: واقعہ ١٩ نومبر کو جناب لیڈی صاحبہ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر دام اقبالہ نے ملاحظہ فرمانے کے لئے اشیا رقسم پشمینہ ساخت لودیانہ بہادر جو غلام محی الدین سوداگران پشمینہ کو طلب فرما کر کچھ اسباب پسند فرمایا - اور جناب چیف سکرٹری صاحب بہادر نے فرمایا کہ ہم تمہارے کارخانہ کا ملاحظہ کرینگے چنانچہ ٢٠ تاریخ ٩ بجے دن کے صاحب ممدوح نے کارخانہ کا جو قیمتی وعمدہ سامان سے سجا ہوا تھا دیکھا - اور اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی ✦

لودیانہ میں مشنری صاحبان کا اجتماع

ناظرین کو معلوم ہوگا - کہ آجکل یہاں بسبب کئی ایک کمیٹیوں کے ولایتی اور دیسی مشنریوں کا ایک بڑا ہجوم اکٹھا ہو رہا ہے :: پرسبٹیری - سنڈ اور لودیانہ مشن کی سالیانہ مجلسیں سب یہاں فراہم ہوئیں :: جنمیں سے اول دو تو اپنی کارروائی عنقریب ختم کر چکی ہیں :: پرسبٹیری اور سنڈ کی مجلسیں دینی انتظام اور مقدمات فیصل کرنے کے لئے ایک مذہبی عدالتیں ہیں - پرسبٹیری چھوٹی عدالت ہے - اور سنڈ عدالت عالیہ :: لودیانہ پرسبٹیری کی مجلس ١٧ تاریخ کو منعقد ہوئی - اور ١٨ کو ختم ہوگئی :: کلیسیا کے ضروری بندوبست پر غور و فکر کی گئی :: تمام کارروائی دُعا کے ساتھ کی گئی :: صبح و شام عبادتیں ہوتی رہیں :: اور جو کچھ اسمیں فیصل ہوا اُمید ہے - کہ کلیسیاؤں کی بہتری اور بہبودی کیواسطے ہوگا ✦

١٩ نومبر کو سنڈ کی مجلس منعقد ہوئی :: اسمیں کئی ایک پرسبٹیریوں کے خادمانِ دین - اور ایلڈر صاحبان شامل تھے - اس مجلس میں بڑی رونق تھی - کیونکہ دور دور کے پادری صاحبان تشریف لائے تھے - راولپنڈی سے لیکر الہ آباد تک کے پادری صاحبان حاضر تھے :: الہ آباد کے بزرگ ڈاکٹر لوکس صاحب نے ایک موثر وعظ کے ساتھ - جس سے سامعین کو بہت سا روحانی فایدہ پہنچا - کارروائی شروع کی :: اول روز صرف دُعا و مناجات کے واسطے مخصوص کیا گیا - اور کوئی کارروائی اسمیں نہ ہوئی - تمام دن دُعا - التماس ستایش اور حمد الٰہی میں صرف کیا گیا - ڈاکٹر یونگ صاحب اس مجلس کے میر مجلس مقرر ہوئے ✦

٢٠ تاریخ کو ١١ بجے پھر کارروائی شروع ہوئی عبادت کے بعد مختلف امور جنکا یہاں ذکر کرنا کچھ ضرور نہیں پیش ہوئے :: شام کیوقت ڈاکٹر فلپس صاحب نے انگریزی زبان میں سنڈے سکولوں کے بارے میں ایک پرجوش لکچر دیا - جو نہایت غور و فکر کے ساتھ سُنا گیا ✦

٢١ تاریخ کو وقت معین پر مجلس فراہم ہوئی - عبادت کے ساتھ کارروائی شروع ہوئی - مختلف قسم کی کارروائیاں عمل میں آئیں :: بورڈ آف فارن مشنز کے سکرٹری ڈاکٹر گلسپی صاحب معہ میم صاحبہ جو بورڈ کیطرف سے ملک ہند کے پرسبٹیرین مشن کے کام کو ملاحظہ کرنے کیواسطے بھیجے گئے تھے - سنڈ میں بطور مشورتی شریک کے شامل ہوئے - اور ایک مختصر تقریر میں صاحب موصوف نے بورڈ کیطرف سے اپنے بھیجے جانے اور اس ملک کے کام کو دیکھنے سے خوش ہونیکا بیان فرمایا :: سنڈ نے انکا شکریہ ادا کیا - اور انکے سفر کی خیریت چاہی :: شام کیوقت دیسی خادمانِ دین - اور قسیس صاحبان نے جناب سکرٹری صاحب کو ایک ایڈریس زبان انگریزی میں دیا - اور انکی - اور تمام ولایتی مشنری صاحبان کی دعوت کی :: ایڈریس کے جواب میں سکرٹری صاحب نے اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی :: ٨ بجے شام کے مولوی صفدر علی صاحب نے کرسچن ایجوکیشن کے بارے میں جسکی ترقی کے لئے آپ دور دور کا سفر - باوجود اپنی ضعیفی عمر کے کر رہے ہیں سُنایا - اور ڈیڑھ گھنٹہ تک نہایت عمدہ اور موثر تقریر کی - اور ایک کمیٹی کے مقرر ہونیکی تحریک فرمائی ✦

٢٢ - تاریخ کو اتوار تھا صبح کی عبادت ١١ بجے ہوئی - گرجا میں - جو ایک وسیع عمارت ہے - بسبب کثرت سامعین بہت لوگوں کو بمشکل جگہ ملی - بہت لوگ نیچے دری پر بیٹھ گئے پادری آئی فیلڈ بریو صاحب نے وعظ کیا - اور بعدہ جھانسی کے پادری ہولکم صاحب نے عشائے ربانی کی رسم ادا کی :: ٣ بجے ڈاکٹر فلپس صاحب نے لڑکوں کو بہت عمدہ نصیحت دی :: ٦ بجے پھر عبادت ہوئی - بزرگ فورمن صاحب نے وعظ کیا :: اسکے بعد ڈاکٹر گلسپی صاحب نے ایک طول طویل تقریر انگریزی زبان میں کی - جسکا ترجمہ پادری اوپل صاحب نے ہندوستانی میں سُنایا :: یہہ تقریر خاصکر دیسی عسائیوں کے لئے تھی :: سکرٹری صاحب نے بورڈ آف فارن مشنز کیطرف سے نہایت تاکید سے اس ملک کی کلیسیاؤں کے سلف سپورٹنگ (خود پرور) ہونے کے بارے میں نصیحت کی - اور ملک جاپان کا مختصر ذکر سُنایا :: کہ وہاں کی کلیسیائیں

[illegible]

پادری آئی پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم وائلی منیجر امریکن مشن پریس لودیانہ طبع ہوا ✦